Vol. II
No. 15.



Monday
30th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	1003—1010
Unstarred Questions and Answers . .	1010—1014
Business of the House . .	1014—1017
L. A Bill No, XIV the Hyderabad State Appropriation Bill, 1952	1017—1034

Price : Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

(FIFTEENTH DAY OF THE SECOND SESSION)

Monday, 30th June, 1952

The Assembly met at Two of the Clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker . Let us take up questions. Shri L.B. Konda.

Raj Pramukh's Visit to Delhi

*222 *Shri Lakshman Konda* (Asifabad-General)· Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) Whether the expenses incurred in the recent visit of Rajpramukh to Delhi were borne by the Government ? If so, on what items were they incurred and how much ?

(*b*) In case the Government bore the expenses, how many special Dakotas were engaged at the cost of the Government and why ?

(*c*) How many persons were officially with the Rajpramukh during his visit and in what capacity ?

(*d*) Whether any expenses of the unofficial persons were borne by Government ? If so, how much and why ?

The Minister for Finance (*Dr. G. S. Melkote*) : The answer to the first part is in the negative.

(*b*) The question does not arise.

(*c*) The following persons accompanied H. E. H. in official capacity.

a small police party of four persons including

(1) One Sub-Inspector of Police.

(2) One P.W.D. Supervisor.

(*d*) No.



شری لکشمن کونڈا - پولس کے چار لوگ جو گئے تھے وہ کس طرح گئے ؟

Dr G S. Melkote The Rajpramukh is entitled to get protection and this police party accompanied him for that purpose.

شری لکشمن کونڈا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ ہوائی جہاز میں گئے تھے یا ریل میں ؟

Dr. G S. Melkote I require notice

شری لکشمن کونڈا - کیا ویلودی صاحب اور واگھرے صاحب پرائیوٹ کپاسٹی (Private capacity) میں گئے تھے ؟

Dr. G S Melkote Shri Vellodi is an employee of the Central Government and therefore the State does not bear any expenses With regard to Col Waghray, the State Government has not borne expenses on his account

Mr Speaker Let us proceed to the next question. Shri K. R Veeraswamy.

Tungabhadra Project

*210. *Shri K R Veeraswamy* (Kalvakurti-Reserved): Will the hon Minister for Public Works be pleased to state:

(*a*) The total amount so far invested in the Tungabhadra Project ?

(*b*) Whether it is a fact that the actual expenditure incurred, has exceeded the total estimates of the Project ?

(*c*) Whether it is a fact that when the project was started the target date for its completion was 1952-53 and that now it may go over to 1955 ?

(*d*) If so, what are the reasons for the same ?

The Minister for Rural Reconstruction (Shri Devisingh Chauhan): On a point of information, Sir. The question must be addressed to the particular Minister and his name should be given. While mentioning the number of the Question the name of the particular Minister should also be given.

Mr. Speaker. It is not necessary.

Shri Devisingh Chauhan That is the practice in the House of Commons

Mr Speaker It is not the practice in Parliament The printed list of questions is before all the Members and as such the concerned Minister must be alert when the number is called out

پبلک ورکس منسٹر (شری مہدی نواز جنگ) - اس وقت تک تنگ بھدرا پراجکٹ پر جو خرچہ ہوا ہے وہ نو کروڑ ۸۸ لاکھ ۴ ہزار روپیہ ہے -

سوال کا دوسرا جزو یہ ہے کہ کیا اسٹیمیٹ سے بڑھکر خرچ ہوا ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ پراجکٹ کی منظورہ رقم ۲۶ کروڑ ۸۷ لاکھ ے ہزار ہے - کام کے شروع سے ۹ کروڑ ۸۸ لاکھ چار ہزار روپیہ خرچ ہوئے ہیں - اسلئے اس منزل پر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ رقم منظورہ برآورد سے بڑھکر خرچ ہوئی یا نہیں

سوال کے تیسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ جس وقت کام شروع کیا گیا یہ کہا گیا تھا کہ سنہ ۵۲-۵۳ع میں کام ختم ہوجائیگا - یہ کام اکٹوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں شروع کیا گیا تھا - اسوقت یہ خیال تھا کہ سنہ ۵۲-۵۳ع تک ڈیام (Dam)کا کام ختم ہوجائیگا اور کنال کا کام بھی ۱۲ سال کی مدت میں یعنی سنہ ۵۷ع تک ختم ہوجائیگا - لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ سنہ ۵۳ میں ڈیام (Dam) کا کام ختم ہوگا اور کنال کا کام سنہ ۵۷ع میں ختم ہونے کی امید کیجاسکتی ہے - ڈیام کا کام پہلے پروگرام کے مطابق تکمیل کو پہنچ رہا ہے - تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ منظورہ اسکیم کے مطابق سال بسال رقم نہیں مل رہی ہے -

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور - محفوظ) - کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ غلط کلاسی فیکیشن (Classification)کی وجہ سے ٹھیکہ دار اور سرکاری عہدہ دار اس پراجکٹ کا روپیہ ہضم کر رہے ہیں ؟ کیا اسکی کوئی شکایت آنریبل منسٹر کے پاس آئی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - ایسا اعتراض یا شکایت وہی کرسکتا ہے جو فن کا جاننے والا ہو - اگر کوئی دوسرا شخص اعتراض کرے تو وہ قابل توجہ نہیں ہوسکتا -

श्री. माणिकचंद पहाडे (फुलमरी) –जो अेस्टिमेट बनाया गया था क्या अुसे फनके जानने वालो ने रिवाअिज (Revise) किया था ?

شری مہدی نواز جنگ - اسٹیمیٹ روائیز اسوقت ہوتا ہے جبکہ مزدوروں کی مزدوریاں بڑھ جائیں یا مال مسالہ کی قیمتوں میں اضافہ ہوجائے - یہ سوال کہ آیا جانکاروں نے اسٹیمیٹ کو روائیز کیا ہے نہیں ہے اسکا مطلب نہیں سمجھا - یہ سوال غیر متعلق بھی ہے -

شری دابی شنکر (عادل آباد) ۔ کیا پیسوں کو خرد برد کرنے کیلئے ٹکنسین (Technician) کی ضرورت پڑرہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ چوری اور برائی کا امکان ہر جگہ ہوسکتا ہے ۔ خرد برد کا امکان ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہوسکتا ۔

श्री माणिकचंद पहाडे —डॅम कि तकमील करने का जो अेस्टिमेट बनाया गया है अुस पर अब तक अेस्टिमेट से कम खर्च हुवा है या जियादा ?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اسٹیمیٹ سے زیادہ خرچ ہوا ہے یا کم، یہ اس وقت معلوم ہوگا جب کام ختم ہوجائیگا ۔ اسوقت کچھ معلوم نہیں ہوسکتا ۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ اسٹیمیٹ کے اندر اور منظورہ برآورد کے مطابق ہوا ہے ۔

Shri K. R Veeraswamy : Is it a fact that owing to recent rains some damage was caused to the work of the Tungabhadra project ?

شری مہدی نواز جنگ ۔ حالیہ بارش کی وجہ سے تنگبھدرا پراجکٹ کے کام میں نقصان نہیں ہوا ۔ میں بارش کے زمانے میں دو دن تک وہاں تھا ۔ مجھے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ۔

شریمتی لکشمی بائی (بانسواڑہ) ۔ کیا گتہ دار ریت اور پتھر سپلائی کرنے والوں کو بل کی رقم جلد ادا نہیں کرتے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ ریت، پتھر اور چونا سپلائی کرنے والوں کی ایک کمپنی ہے ۔ ان کی شکایت ہے کہ انکو برابر پیمنٹ (Payment) نہیں ہورہا ہے ۔ اس معاملہ میں میں نے چیف انجینیر سے دریافت کیا ۔ مجھے جواب دیا گیا کہ اس کا تعلق محکمہ معدنیات سے ہے جو نرخ مقرر کرتا ہے ۔ ایک مراسلہ اس بارے میں جاری کیا گیا ہے ۔ ابھی جواب نہیں آیا ہے محکمہ معدنیات سے جواب وصول ہونے پر میں تفصیل بتاسکتا ہوں ۔

شریمتی لکشمی بائی ۔ کیا آنریبل منسٹر کواسکی کوئی اطلاع ہے کہ مزدوروں کو پیسے نہ دینے کی وجہ سے وہ بیزار ہو کر اپنے اپنے گاؤں کو چلے جارہے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ جون سے لیکر جولائی کے آخر تک لوگ اپنے گاؤں میں کام کرنے کیلئے عموماً چلے جاتے ہیں ۔ پھر کام پر واپس آتے ہیں ۔

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल (रामायणपेठ) : महकमे मादनियात से चूना और मिट्टी की कीमतों को तै किये बगैर माल लेने की क्या जरूरत थी ?

شری مہدی نواز جنگ - میں نے چیف انجینیر سے یہ سوال کیا تھا - انہوں نے کہا کہ طریقہ یہ ہے کہ جن جن اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے اون کے متعلق محکمہ معدنیات سے مشورہ کرلیا جاتا ہے - اگر ایسا ہوا ہے تو کوئی خاص وجہ ہوگی -

شریمتی شاہ جہاں بیگم (نرگی) - کیا یہ صحیح ہے کہ چار پانچ سال پہلے مزدور کچھ روپیہ پیشگی لیکر بھاگ گئے تھے ؟

شری مہدی نواز جنگ - مجھے آئے ہوئے ہیں چار مہینے ہوئے ہیں - چار پانچ سال پہلے کی بات میں کیسے بتاسکتا ہوں ؟

ایک آنریبل ممبر - کیا مقررہ اسٹمیٹ میں جو اضافہ ہوا ہے وہ محکمہ کی لاپروائی کی وجہ سے تو نہیں ہوا ؟

شری مہدی نواز جنگ - میں ابھی عرض کرچکا ہوں اور دوبارہ بھی میں نے اسکا جواب دیا ہے - اب تیسری مرتبہ کہہ رہا ہوں کہ اسٹمیٹ کے بڑھ جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

Multi-purpose Godavari Project

*211. *Shri K. R. Veeraswamy*. Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :—

(*a*) The total amount so far invested in the multi-purpose Godavari Project ?

(*b*) Whether it is a fact that the actuals of the expenditure incurred have exceeded the estimated expenditure ?

(*c*) Whether it is a fact that its completion will go beyond the target date fixed ?

شری مہدی نواز جنگ - سوال یہ ہے کہ کتنی رقم ملٹی پرپز گوداوری پراجکٹ کے لئے خرچ کیگئی - یہ پراجکٹ ایک بڑا پراجکٹ ہے جسکے ختم ہونے تک ۶۲ کروڑ روپیہ خرچ ہونگے - سردست جو کام شروع کیا گیا ہے وہ اس پراجکٹ کا ایک جزو ہے جسکو کڈم یا گوداوری کنال پراجکٹ کہا جاتا ہے - مارچ سنہ ۵۲ ع کے آخر تک اس پر (۱۰۲۸۳۰۰۰) روپیہ خرچ ہوئے ہیں - اس سوال کا دوسرا جزو یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ ہے کہ حقیقی خرچ برآورد سے بڑھگیا ؟ اس وقت تک ایک کروڑ ۴۳ لاکھ روپیہ حقیقی طور پر خرچ ہوئے ہیں - پانچ سال کا جو پلان ہے اسکے تحت کنال کی لمبائی کو ۴۸ میل کردیا گیا ہے - اسطرح کڈم کا پراجکٹ مجموعی طور پر ۵ کروڑ ۱۴ لاکھ روپیے میں تکمیل کو پہنچ جائیگا - سوال کا تیسرا جزو یہ ہے کہ کیا اس پراجکٹ کا کام مقررہ تاریخ سے

پڑھ جائیگا ؟ اسکا جواب یہ ہےکہ جون سنہ ۱۹۴۹ع میں اس پراجکٹ کا کام شروع کیا گیا تھا - ابتداء اس کام کی تکمیل کے لئے جو مدت مقرر کیگئی تھی وہ ۹ سال یعنی سنہ ۱۹۵۸ع تک تھی -

Shri K. R. Veeraswamy. May I know how many acres of land it is going to irrigate?

Shri Mehdi Nawaz Jung. Under the Godavari North Canal Scheme, about 53,000 acres.

شری گنپت راؤ وا گھمارے - اسکے تحت کتنے ایکر زمین لی جارہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - اسکا جواب مشکل ہے - جو رقبہ زیر کاشت آتا ہے وہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے - اور اسکی تفصیل بتائی جاسکتی ہے -

Shri K. R. Veeraswamy. May I know the reasons for the slow progress of the work?

شری مہدی نواز جنگ - کام بہت عمدگی سے اور باقاعدہ طور پر چل رہا ہے - اگر اسمیں کسی قسم کی سستی ہوئی ہے یا ہوسکتی ہے یا آئندہ ہوگی تو محض فنڈس کی وجہ سے - کنڈم کا کام ول آرگنائزڈ (Well-organized) طور پر چل رہا ہے -

شری گنپت راؤ وا گھمارے - اب تک اس پراجکٹ میں کیا کیا کام ہوا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - پشتہ بنا جارہا ہے اور کنال (Canal) کا کام ہورہا ہے -

شری داجی شنکر - سکیم بالا میں کتنے مواضعات آئے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - اس وقت میرے علم میں نہیں ہے - بعد میں آنریبل ممبر کو بتلاسکتا ہوں -

شری جے - بی - متیال راؤ (سکندرآباد - محفوط) - کیا گورنمنٹ نے ایسا کوئی ٹارگٹ (Target) فکس (Fix) کیا ہے کہ کوئی کام کتنے عرصہ میں کمپلیٹ (Complete) کیا جائیگا ؟

شری مہدی نواز جنگ - اسکا جواب میں ابھی معزز رکن کی خدمت میں عرض کرچکا ہوں - پروگرام کے لحاظ سے سنہ ۱۹۵۸ع میں کام ختم ہونا چاہئے - لیکن کچھ تالاب کم کردئے گئے ہیں اور رقبہ گھٹا دیا گیا ہے - اسلئے توقع ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ع میں کام ختم ہوجائیگا اور ۵۳ ہزار ایکر رقبہ زیر کاشت آسکے گا -

श्री [illegible] ([illegible]): —जो मकाज़ियात इस प्राजेक्ट के तहत लिये गये है क्या उनकी जमीनात और अराज़ियात का मावेज़ा अदा कर दिया गया है और अगर किया गया है तो किस रेट (Rate) से ?

شری مہدی نواز جنگ - ابھی یہ کام سروع نہیں ہوا اور نہ اسمیں پانی بھرنا سروع ہوا ہے -

श्री नरेंद्र —क्या यह सही है कि आनरेबल मिनिस्टर के पास अेक डेप्युटेशन आया था और यह शिकायत की गअी थी की अिनको माविजा नही दिया जारहा है और सताने की कोशिश की जारही है ?

شری مہدی نوار جنگ - کیا میں معلوم کرسکتا ہوں کہ آنریبل ممبر تنگبھدرا پراجکٹ کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں یا کڈم پراجکٹ سے متعلق ؟ اگر یہ تنگبھدرا سے متعلق ہے تو اسکا انتظام ہورہا ہے -

श्री नरेंद्र —मेरा सवाल तुगभद्रा से मुतालिक नही है, गोदावरी प्राजेक्ट से मुतालिक है।

شری مہدی نوار جنگ - میرے علم میں یہ بات نہیں ہے - میں دریافت کر کے بتاؤنگا۔

Shri K. R Veeraswamy May I know the number of Engineers employed in the project ?

شری مہدی نوار جنگ - ایک سپرنٹنڈنگ انجنیر، ایک ایکزیکٹو انجنیر اور ضروری عملہ حسب اسکیل ہے -

Mr. Speaker Now we shall proceed to the next question. Shri A Gurvareddy.

I am told that Shri B Krishniah has been authorised to put that question

Occupation of Government Buildings

*166 *Shri B. Krishnayya* (Khammam-genral)· Will the hon Minister for Public Works be pleased to state —

1. Whether it is a fact that in village Ramakkapet of Siddipet taluq a Government building (ex-Tahsil Office) has been occupied by the Village Congress President ?

2. Whether the same Village Congress President is refusing to vacate the building in spite of the Tahsildar's orders ?

3. If so, what action the Government intend to take in the matter ?

شری مہدی نواز جنگ - سوال یہ ہے کہ کیا رامکا پیٹہ تعلقہ سدی پیٹھ میں ایک گورنمنٹ بلڈنگ جسمیں پہلے تحصیل کا دفتر تھا اس پر ولیج کانگریس پریسیڈنٹ نے ناجائز قبضہ

کرلیا ہے ؟ اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی کوئی بلڈنگ یا عمارت صیغہ تعمیرات کی تحویل یا علم میں نہیں ہے - سوال کا دوسرا جز یہ ہے کہ کیا ولیج کانگریس پرسیڈنٹ باوجود تحصیلدار صاحب کے آرڈرس کے اسکو چھوڑنے سے انکار کررہے ہیں - چونکہ اسکا تعلق سررشتہ تعمیرات سے نہیں ہے اسلئے اسکا جواب کہ تحصیلدار صاحب نے کیا کارروائی کی غیر متعلق ہوجاتا ہے - لیکن پھر بھی میں نے اس بارے میں معلوم کیا ہے - تحصیلدار صاحب کے مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس کے پریسیڈنٹ نہیں بلکہ ایک شخص جسکا نام دیشمکھ ویکنٹ ریڈی ہے وہ اس مکان پر قابض ہے اور اس مکان کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ جاگیری علاقہ کا تھا - وہ کہتے ہیں کہ انکے پاس ڈاکومنٹس (Documents) اور وثیقے وغیرہ ہیں - غرض اسکا تعلق تعمیرات سے نہیں ہے - اگر ہوسکتا ہے تو سررشتہ مال سے -

شری وی - ڈی - دیسپانڈے (ایا گوڑہ) - کیا آنریبل منسٹر فار ریونیو اسکا جواب دیسکینگے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اسکے متعلق مجھے کوئی اطلاع نہ تو ڈپٹی منسٹر اور نہ خانگی طور پر ملی ہے -

لا اینڈ ایڈومینٹس منسٹر (شری جگناتھ راؤ چنڈرکی) - انفرمیشن کے طور پر میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ نہ کیا غیر متعلق منسٹر سے سوالات کئے جاسکتے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - انفرمیشن دیا جاسکتا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سوالات کے دوران میں پہلے بھی ایسا ہوا تھا کہ ایک منسٹر صاحب جواب نہ دے سکنے کی صورت میں دوسرے منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا -

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Director, Government Printing Press

81. *Shri G. Hanumanth Rao (Mulug)*: Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state:—

1. The technical qualifications held by the Director, Government Printing Press?

2. The salary he is drawing?

3. The salary fixed for the post by the Government through the latest circular of the Chief Secretary?

The Minister for Commerce & Industries (Shri Vinayak Rao Vidyalankar) (1) The technical qualifications of the permanent Director Shri Abdul Qaiyum are Diploma in Printing (Leeds College of Technology) He is also M Com. (Leeds) and Member of Hyderabad Civil Service

The present officiating Director does not have technical qualifications but is a Member of the Hyderabad Civil Service.

(2) The permanent Director, Shri Abdul Qaiyum, was drawing Rs 1,900 salary in the grade of O S Rs 1,600-2,000. The officiating Director, Shri S Asghar Husain is in the grade of Rs. 900-1,500 and is drawing O S Rs 1,200 as salary.

(3) The revised salary of Director, Government Printing, is I G. Rs. 600-1,000

Assistant Directors, Government Printing Press

82. *Shri G. Hanumanth Rao* · Will the hon. Minister for Commerce & Industries be pleased to state :—

1. The number of Asst. Directors working in the Government Printing Press ?

2 Their technical qualifications ?

3. The nature of work entrusted to each Assistant Director ?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar: (1) Three of which one post is vacant.

(2) The present incumbents have an experience of over 20 years and practical training at well-known Presses, *e.g.*, Daily Mail and Government Printing Press, Nasik.

(3) Both the Assistant Directors are entrusted partly technical and partly administrative work depending upon exigencies of service.

Measures used by the Merchants

89. *Shrimati S. Lakshmi Bai:* Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state :—

(1) Whether the Government are aware that merchants keep two types of measures (one correct and the other fraudulent) to deceive the public ?

(2) If so, what action has been and is being taken against such dealers ?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar (1) I have no doubt that there are such dealers.

(2) Wherever fraudulent weights and measures are found, they are confiscated. Prosecution is not usually launched as the Department s policy is that of persuasion and tact backed by seizure of illegal and fraudulent weights and measures whenever they are discovered

Breached Tanks

77. *Shri M Buchiah (Sirpur)* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state —

(1) the number of tanks that have been breached this year ?

(2) the number of tanks that have been repaired and that are expected to be repaired this year before the commencement of the monsoon ?

Shri Mehdi Nawaz Jung (1) Total number of tanks breached this year during the heavy rains of May, 1952 is 1037.

(2) Total number of breached tanks taken up since 1-4-1952 and which are programmed to be completed by the end of June 1952, is 209 with an ayacut of 13,639 acres

Irrigation Development Projects

90. *Shrimathi S Lakshmi Bai* Will the hon Minister for Public Works be pleased to state :—

(*a*) how many irrigation development projects are under construction and how many are yet to be taken up ?

(*b*) how much expenditure is incurred during 1951-52 on the maintenance of minor irrigation projects ?

(*c*) how many minor irrigation projects need repairs and how much provision is included in the Budget of 1952-53 ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : (*a*) At present there are 6 minor irrigation projects under construction under the Five-Year Plan and 70 more are proposed to be taken up in the fifteen-year plan,

(*b*) There are only 8 Irrigation Projects for which Capital and Revenue Accounts are maintained The maintenance expenditure on them for 1951-52 has been Rs 9,52,454 and 10 more projects are chargeable to revenue whose maintenance expenditure for 1951-52 has been Rs 1,18,750

(*c*) The maintenance expenditure on the above projects is a recurring expenditure unless some special or emergent repairs have to be undertaken, the above expenditure of (Rs. 9,52,454 plus Rs 1,18,750) will be incurred also in 1952-53, for which provision is made in the current year's budget

Sealing of Van by the Police

83-A. *Shri G. Hanumanth Rao* (*Mulug*) Will the hon Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state —

(1) whether it is a fact that a van was sealed by the Police at the office of the Director of Information and Public Relations ?

(2) if so, for what reasons ?

Shri V. B Raju (1) Yes, the van of the Information Department was sealed by the Police at the office of the Director of Information and Public Relations

(2) This van had been sealed because it was alleged that false bills of repairs to the van in question were submitted and passed for payment

Irregularities in the Information Department

83-B. *Shri G. Hanumanth Rao*. Will the hon. Minister for Labour, Rehabilitation, Information and Planning be pleased to state :—

(1) whether an inquiry was made by the Home Secretary regarding the alleged irregularities of the Department of Information and Public Relations ?

(2) if so, with what results ?

Shri V B. Raju: (1) An enquiry was held in regard to certain alleged irregularities in the Department of Information and Public Relations relating to maintenance of accounts and other expenditure

(2) The Accounts Officer, Mr. Shahabuddin was placed under suspension for several months pending this investigation and result of the enquiry The Accountant-General was asked thoroughly to examine the accounts of the department which he did. The report of the A G. revealed that the irregularities in the maintenance of accounts and other expenditure were not unusual but they were as good as in any other department and as bad as in any other department.

Business of the House

Mr. Speaker : Now let us proceed with the other business on the Agenda.

There is an adjournment motion given notice of by Shri Syed Hasan. It is addressed to the Secretary, Legislative Assembly. It ought to have been addressed to the Speaker. It reads as follows :

" In view of the continuous communal disturbances which were started by unsocial elements in the taluq of Kalyani, Bidar District, on the 21st June, 1952 and are still raging and as a result of which the demolition of a mosque took place on the same date and two more mosques were looted and are threatened to be demolished any time and the local inhabitants of the minority community are faced with extreme and imminent danger to their persons and properties and particularly in view of the fact that the local Police and other authorities are not only conniving at such activities but in deliberate under estimation of the gravity of the situation, are refusing to render necessary assistance to the persons and inhabitants thus endangered, an emergency of definite and great public importance has arisen.

I, therefore, move this House to adjourn to discuss this matter of definite public importance and urgency."

اسکے ساتھ ایک لیٹر بھی ہے -

" After handing over my adjournment motion (which is attached herewith) to the clerk concerned in time, I am told that Secretary had asked the clerk to return it again to me and that it should be addressed to you. So, I am sending it to you with a request to include in today's agenda.

اس میں کچھ زیادہ ٹائم لگ گیا ہے۔ ممکن ہے کہ واقعات کی وجہ سے ٹائم لگ گیا ہو۔ لیکن پھر بھی اس میں سکریٹری کی بجائے اسپیکر نہیں لکھا گیا ہے۔ اڈجرنمنٹ موشن کا یہ پہلا ڈفکٹ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ واقعہ ۲۱ جون ۵۲ء کا بیان کیا جاتا ہے۔ آج ۳۰ جون ہے۔ یعنی (۹) دن گزر چکے ہیں ۔ اس لئے اس میں ارجنسی باقی نہیں رہی۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ

"An emergency of definite and great public importance has arisen"

لیکن ۲۱ تاریخ کا واقعہ آج ہاؤس کے سامنے آرہا ہے ۔ اس وجہ سے میں اس بارے میں اپنی کنسنٹ (Consent) نہیں دے سکتا ۔لہذا یہ اڈمٹ (Admit) نہیں کیا جا سکتا ۔

شری سید حسن (حیدرآباد سٹی)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ واقعہ ۲۱ تاریخ سے شروع ہوا اور اب بھی جاری ہے ۔ اس کا تذکرہ میں نے اپنے اڈجرنمنٹ موشن میں کیا ہے۔ پرسوں بھی میں نے یہ اڈجرنمنٹ موشن پیش کیا تھا ۔ اخبارات میں بھی اس سلسلہ میں بیانات آئے ہیں ۔لیکن اس کے بعد بھی حکومت نے اس کی تردید نہیں کی ہے ۔ کیا مسٹر اسپیکر اسکی اجازت دینا مناسب نہیں سمجھتے ؟

مسٹر اسپیکر - میں نے ارجنسی کے بارے میں کہدیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ

The fact that the grievance is continuing is not sufficient. If it is not of recent occurrence and if the matter is not raised at the earliest opportunity, it fails in urgency

اس کے لئے اسٹیاٹیوٹری ریمیڈی (Statutory remedy) موجود ہونے کے باوجود اڈجرنمنٹ موشن الو (Allow) نہیں کیا جا سکتا ۔

آنریبل ممبر سے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ موشن ذاتی معلومات کی بناء پر ہے یا اخباری معلومات کی بناء پر یہ چیز لائی گئی ہے ؟

شری سید حسن ۔ اگر اخباری معلومات کی بنا پر پیش کرنا ہوتا تو پرسوں ہی اول وقت پیش کردیا جاتا میرے پاس اس خصوص میں کئی لوگوں کے خطوط آئے ہیں اور خود وہاں کے لوگ بھی آئے ہیں ۔ کل بھی میں نے ان سے معلومات حاصل کئے ہیں ۔ تجربہ بتاتا ہے کہ جب ایسا معاملہ حکومت سے رجوع کیا جاتا ہے تو توجہ نہیں کیجاتی ۔ میں نے دو آنریبل منسٹرس کو ۱۲ - ۱۵ دن پہلے خطوط لکھے تھے کہ میں بعض ضروری مسائل ان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ، اس لئے مجھے وقت دیا جائے ۔ یہ کرٹیسی ڈیمانڈ ہے کہ مجھے اطلاع دیجاتی اور وقت اور تاریخ مقرر کیجاتی ۔ لیکن ایسا

نہیں ہوتا - اس لئیے کوآپریشن (Co-operation) کا سوال پیدا نہیں ہوتا - مسجدیں گرادی گئی ہیں اور مائنارٹی کمیونٹی (Minority Community) پر ظلم ہو رہا ہے - کیا ایسی صورت میں مسٹر اسپیکر یہ مناسب تصور نہیں کرینگے کہ اس مسئلہ پر ایوان میں بحث کیجائے ؟

مسٹر اسپیکر - اسکے لئیے رمیڈی (Remedy) ہے . .. ..

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) - جس وقت یہاں اڈجرنمنٹ موشن پیش ہوا تو میں نے اس سلسلہ میں آئی - جی - پی - کے دفتر سے دریافت کیا - اگر ۸ دن سے مسلسل ایسے واقعات ہو رہے ہیں تو لازمی تھا کہ ان کے پاس اطلاع پہنچتی - لیکن انکے پاس ایسی اطلاع نہیں آئی ہے - اس کے بعد میں نے وائرلس کے ذریعہ کلکٹر بیدر کو لکھا کہ وہ خود جائیں اور تحقیقات کرکے رپورٹ دیں - ان کا جواب آرہا ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ آج شام تک انکی رپورٹ آجائیگی - لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ روز مرہ کے جیسا کوئی واقعہ ہوگا اور میں ایسا سمجھنے کے لئیے تیار نہیں ہوں کہ اس میں کوئی سنگینی ہوگی -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک اصول کا سوال پیدا ہوتا ہے اور یہ (Continuous thing of recent occurrence) ہے - یہ واقعہ ۲۱ تاریخ کا بتایا گیا ہے - ۲۳ تاریخ کو اسکی اطلاع آئی ہے جس پر دریافت کیا جاتا ہے - ۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو چھٹی ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ پیش نہ کیا جا سکا - ۲۶ کو انکے پاس خطوط آئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ رسسٹا کرس تاریخ واری نہ لیا جائے - جو دقتیں ہوئی ہیں انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے (At the first opportunity) پیش کیا گیا ہے - اسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے - اسکے علاوہ اگر پندرہ دن پہلے کوئی واقعہ ہوا ہے اور وہ آج بھی جاری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکی ارجنسی (Urgency) متاثر نہیں ہوتی - اس لئیے کہ وہ کنٹینیوس (Continuous) چیز ہے - دوسری بات یہ ہے کہ اسٹاٹیوٹری ریمیڈی (Statutory Remedy) جو بتائی گئی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر پر حملہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اسٹاٹیوٹری ریمیڈی کی گنجائش رہتی ہے - لیکن ایک ولیج کے اندر یا بڑے مقام پر ایسا واقعہ ہو رہا ہے اس لئیے یہاں اصول کا سوال آتا ہے - چاہے مسٹر اسپیکر اسکی اجازت دیں یا نہ دیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب ایک ولیج میں ایسا واقعہ ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں اسٹاٹیوٹری ریمیڈی کا سوال باقی نہیں رہتا - اگر اس پر عمل کیا جائے تو ممکن ہے اس کے لئیے دو تین مہینے لگ جائیں - ان حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ جب اڈجرنمنٹ موشن آیا ہے تو اس پر ہاؤس میں ہمدردانہ غور ہونا ضروری ہے اور اس کی اجازت ملنی چاہئیے -

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) - میں معزز دوست سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اسپیکر کی رولنگ کے بعد کیا کمنٹس (Comments) جائز سمجھے جا سکتے ہیں ؟ حکومت کی طرف سے جب ہوم منسٹر نے واقعات بتادئے ہیں تو اخبارات کے آرٹیکلس (Articles) دیکھکر اس طریقہ سے کہنا درست نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر - میں نے رولنگ دیدی ہے۔

شری بی - رام کشن راؤ - اگر یہ واقعات انکے علم میں آئے ہیں تو وہ اس بارے میں ہوم منسٹر سے مل سکتے ہیں اور واقعات کو ان کے سامنے پیش کر سکتے ہیں - حکومت خود یہ نہیں چاہتی کہ کہیں کمیونل جھگڑے ہوں - اسطرح بلا کسی خاص وجہ کے اڈجورنمنٹ موشن لانے سے کوئی فائدہ نہیں -

میں آنریبل ممبر سے کہونگا کہ وہ جرأت کرکے ہاؤس کے سامنے یہ چیز لائیں کہ فلاں فلاں واقعات ہوئے ہیں - لیکن اسطرح خواہ مخواہ فالس الیگیشن (False allegation) کرنا صحیح نہیں ہو سکتا - اگر کوئی سیریس واقعہ ہوا ہے تو بتلایا جائے کہ فلاں جگہ ایسا واقعہ ہوا ہے - تب حکومت دلچسپی لیکر فوراً ان واقعات کی روک تھام کریگی - لیکن اسطرح اڈجرنمنٹ موشن لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا -

L. A. Bill No. XIV, 'The Hyderabad State Appropriation Bill, 1952.'

Mr. Speaker : Now, we shall proceed with the next business. Dr. G. S. Melkote to introduce L. A. Bill No XIV, The Hyderabad State Appropriation Bill, 1952

Dr. G.S. Melkote · Mr Speaker, Sir, I beg to introduce the Legislative Assembly Bill No. XIV of 1952, '*The Hyderabad State Appropriation Bill,* 1952'

Mr. Speaker · The Bill is introduced

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I beg to move that the Legislative Assembly Bill No. XIV, "The Hyderabad State Appropriation Bill, 1952 be read a first time."

The Statement of Objects and Reasons is as follows:

This Bill is introduced in pursuance of Article 266 of the Constitution of India, read with Article 204 thereof to provide

for the appropriation out of the consolidated fund of the State of Hyderabad of the Moneys required to meet the expenditure charged on the Consolidated Fund of the State of Hyderabad and the grants made by the Legislative Assembly in respect of the estimated expenditure for the year ending the 31st day of March, 1953 in addition to the expenditure authorised by the Hyderabad State Appropriation (Vote on Account) Act, 1952

Mr. Speaker· Motion moved I do not think that there will be any general discussion now.

Shri V. D. Deshpande : I have to make certain remarks on this Bill.

Mr. Speaker . The Parliamentary Practice is not to have any discussion on the Appropriation Bill Of course, I do not mean to say, the Members have no right to do it It is a general practice and a convention ; and last time we followed it.

Shri V. D. Deshpande Last time, it was a short period session and we felt that time should be saved But this time we feel that we should express our views on the Appropriation Bill.

Mr. Speaker : Well. If any member wants to discuss, I cannot prevent him from so doing

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جو اپروپریشن بل (Appropriation Bill)ہمارے سامنے آیا ہے میں اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی مرتبہ جب پریویس سیشن (Previous Session) میں اسطرح کا بل آیا تھا اسوقت میں نے ہاوس کے سامنے یہ خیال رکھا تھا کہ اس بل کی یا اس میں جو رقومات ہیں انکی تائید میں اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک کہ مجھے یہ اطمینان نہ ہوجائے کہ پولس کے اٹراسٹیز (Atrocities) یا اور جو دیگر چیزیں ہورہی ہیں انکی روک تھام کیجا رہی ہے ۔ آج یہ بل اس سیشن میں آیا ہے ۔ مجھے آج حکومت کا جو رویہ ہے اس کو دیکھہ کر سخت دکھہ ہوتا ہے ۔ مجھے حکمران طبقے میں ڈکٹیٹوریل اٹیٹیوڈ (Dictatorial attitude)کی بو آتی ہے کہ وہ اپنے خیالات پر اڑے رہنا چاہتا ہے اور مخالف پارٹی سے جو کنسٹرکٹیو تنقید ہوتی ہے اس پر توجہ کرنا نہیں چاہتا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب تک حکمران طبقہ اپوزیشن کی طرف سے اپنے رجحان میں تبدیلی نہ کرے ریاست حیدر آباد میں جمہوریت کی بنیاد ڈالنا اور ایک جمہوری بجٹ تیار کرنا تقریباً ناممکن ہوجائیگا ۔ پولس بجٹ میں جو کمی ہوئی تھی اس کے متعلق میں نے اپنی تقریر

میں اپوزیشن کی طرف سے داد دی تھی لیکن اسکا بھی کوئی خیال نہیں کیا گیا ۔ بلکہ برابر یہ کہا جارہا ہے کہ پولس بحث پر آپ نکتہ چینی کر رہے ہیں ۔ ہم نکتہ چینی کرینگے اور ضرور کرینگے ۔ کیونکہ ۳ لاکھ روپیہ جو سنٹر سے ملنے والے تھے اور ہر سال مل رہے تھے وہ اب نہیں مل رہے ہیں ۔ یہ خود آپکی رپورٹ میں صاف صاف کہا گیا ہے اسلئے مجبوراً آپ کو یہ چالیس لاکھ روپیہ کم کرنا پڑے گا ۔ اگر ہم اسی طرح آپکے اٹیٹوڈ پر اعتراض کریں تو کہا جائیگا کہ اپوزیشن ہماری دقتوں کو ریلائیز (Realise) نہیں کررہی ہے ۔ ۳۰-۳۱ لاکھ کی جو کمی بتائی گئی وہ عمل میں نہیں آئی اسکی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں ۔ پولس بحث پر اٹاک (Attack) ہورہا ہے عام طور پر کہا جارہا ہے لیکن میں نے محسوس کیا کہ کچھ کمی ہوئی ہے ۔ میں نے ڈھائی کروڑ روپیہ کی کمی کی تجاویز پیش کی تھیں لیکن کوئی توجہ نہیں کیگئی ۔ اگر حکومت چاہتی تو ایچ ۔ ایس ۔ آر ۔ پی پولس کو ڈسبینڈ (Disband) کرسکتی تھی ۔ ہم نے صاف صاف طور پر کہدیا تھا کہ ۸۶۶۶ لوگوں کی جو بھرتی پولس میں کیگئی ہے ان کی تنخواہ وغیرہ کی کوئی ذمہ داری ہم پر نہیں ہوسکتی اسلئے انکو برخاست کرنا چاہئے لیکن حکومت کہتی ہے کہ حالات ایسے ہیں جسکی وجہ سے انکو برخاست نہیں کیا جاسکتا تو پھر ہم کس طرح حکومت پر بھروسہ کریں ؟ پولس کا ظلم جاری ہے ۔ میں نلگنڈہ کے واقعات کے سلسلہ میں چیف منسٹر اور ہوم منسٹر سے مل چکا ہوں ۔ ہوم منسٹر وہاں جاتے ہیں اسکے باوجود حملہ ہوتا ہے ۔ میرے پاس کئی بار آئے ہیں ۔ جتنے بھی تار آئے ہیں وہ میں نے ہوم منسٹر اور چیف منسٹر صاحب کو دے دئے ہیں ۔ ہمارے آفس کے تین کامریڈ زخمی ہوگئے لیکن حکومت اس طرف توجہ نہیں کرتی ۔ کم ازکم انہیں عثمانیہ ہاسپٹل سے منتقل تو کیا جاتا ۔ ہر جگہ حملے ہورہے ہیں ۔ لیکن یہاں آنریبل ممبرس انٹرسٹ نہیں کرتے ہیں کہ ۲۰ لاکھ کم کررہے ہیں، یہ کررہے ہیں وہ کررہے ہیں ۔ میں کہونگا کہ اسطرح کے اٹیٹیوڈ سے جمہوریت قائم نہیں ہوسکتی اور عوام میں کانفیڈنس پیدا نہیں ہوسکتا ۔ اس اٹیٹیوڈ کے ساتھ آپ کوآپریشن (Co-operation) چاہتے ہیں تو کسطرح حاصل ہوسکتا ہے ؟ بحث پر مباحث کے دوران میں لوکل سلف گورنمنٹ کے منسٹر کا جو اٹیٹیوڈ رہا ہے مجھے اس سے بڑا دکھ ہوا ۔ ہمارے کانگریس کے نیتا یہ دعوی تو کرتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے ۱۵ سالہ دور سے گزرے ہیں ۔ لیکن جب ہم کچھ کہتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب اپنے بنچوں کی مدد کو آتے ہیں اور بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ نامینیشن ہوگا ۔ اور جب کوئی بل آپ کو منظور کرانا ہوتا ہے تو فوراً امنڈمنٹ لاتے ہیں اور پانچ منٹ میں منظور کرالیتے ہیں ۔ کیا یہی جمہوریت ہے ؟ گاندھی جی کا نام لیکر یہاں کے نیتا جمہوریت کا راگ الاپتے ہیں ۔ حالانکہ خود گاندھی جی نے سنہ ۱۹۳۵ء میں وائسرائے سے کہا تھا کہ آپ گورنر کے اختیارات استعمال نہ کریں ۔ اسی چیز کو میں نے حکومت کے سامنے رکھا ۔ افسوس ہے کہ چیف منسٹر صاحب محسوس نہیں کرتے کہ یہاں جمہوریت کی بنیاد ڈالنا ہے ۔ اسکے برخلاف نامینیشن (نامزدگی) کا طریقہ اختیار کرکے میجارٹی بڑھالیتے ہیں ۔ مینارٹی کو میجارٹی

میں تبدیل کردیا جاتا ہے - آپ محض تنکے کا سہارا لیکر حکومت چلانا چاہتے ہیں جبکہ آپکو ہر جگہ شکست ہورہی ہے - ابھی بھونگیر سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کانگریس کو صرف پانچ سیٹس (Seats) ملے ہیں اور ہماری پارٹی کو بارہ سیٹس ملے ہیں - اسطرح حیدرآباد ریاست کے میونسپل الکشن میں کانگریس اکثر جگہ اپنی میجارٹی قائم نہ کرسکی - نہ صرف دیہات بلکہ حیدرآباد سٹی کی حد تک بھی کانگریس کو بڑی ناکامی ہوئی ہے - ہم پر کئی چارجز لگائے جاتے ہیں - میں کمیونسٹ پارٹی کا رکن ہوں اور اس پر مجھے فخر ہے - لیکن آپ ٹوٹیلیٹیرین (Totalitarian) راج قائم کرنا چاہتے ہیں - آپ کمیٹیوں میں اپوزیشن کے ممبروں کو نہیں لیتے کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ اگر انہیں لے لیا جائے تو وہ حکومت کے کاموں میں خارج ہونگے - اگر انکو لے لیا جاتا تو کونسی بڑی بات تھی - لیکن آپ جمہوریت کے اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض تنکے کا سہارا لینا چاہتے ہیں تاکہ کانگریس کی گرتی ہوئی عمارت کو کسی نہ کسی طرح قائم رکھا جاسکے - کمیونسٹ پارٹی نے لڑائی بند کردی - میں نے پرسنلی (Personally) کئی مرتبہ ہوم منسٹر اور چیف منسٹر سے وہاں کے حالات پر تبادلہ خیال کرنے کی کوشش کی لیکن ہاوس کے بڑے بڑے نیتا تلنگانے کا دورہ کرتے ہیں - تین تین سال کے پرانے قصے سناتے ہیں اور وہاں کے اٹماسفیر (Atmosphere) کوخراب کردیتے ہیں - جسکی کئی مثالیں میں اور ہمارے دوسرے کلیگس (Colleagues) نے ہاوز کے سامنے رکھی ہیں غرض یہ چیزیں ایسی ہیں جن پر جمہوریت کی بنیاد نہیں ڈالی جاسکتی - ذرا اپنے دل ٹٹول کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہم پر جو چارجس (Charges) آپ لگاتے ہیں وہ کس حد تک صحیح ہیں - کیا یہی آپکی جمہوریت ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ جنگل اور پہاڑوں میں جو کمیونسٹ ہیں وہ جمہوریت نہیں چاہتے - میں کہونگا کہ ہم نے تلنگانے میں ۲-۳ لاکھ ووٹ حاصل کئے ہیں . . . . .

श्री फुलचदगाधी —क्या यह अप्रॉप्रियेशन बिल (Appropriation Bill) पर बहस हो रही है?

شری وی۔ڈی۔دیشپانڈے - ہاں میں اپروپریئشن بل ہی پر بحث کر رہا ہوں جس قسم کا پیپلس حیدرآباد (Peoples' Hyderabad) ہمیں بنانا ہے اس کے لئے ہی میں اپنے خیالات یہاں رکھ رہا ہوں - آپ ہماری پارٹی پر چارجس لگاتے ہیں کہ ہم جمہوریت نہیں چاہتے میں کہونگا کہ جس پارٹی کے اراکین نے مجموعی طور پر تین لاکھ ووٹ حاصل کئے ہوں کیا انکے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ عوام انکے پیچھے نہیں ہیں؟ ایک جگہ تو ہمارے ممبر کو ۴۸ ہزار ووٹ ملے ہیں اورانکے مقابلے میں کانگریس کو ۱۴ ہزار ووٹ ملے ہیں - اس سے ثابت ہوسکتا ہے کہ جمہوریت کے سچے علمبردار کون ہیں - ہم نے اپنا ورڈ آف آنر (Word of honour) [illegible] تلنگانے میں لڑائی بند کردی ہے - میں نے [illegible] واقعات تلنگانے میں ہو رہے ہیں تو اس کی [illegible] (Impartial Committee) [illegible]

جائے۔یہ میرا چیلنج تھا لیکن نہیں مانا گیا۔ جب یہاں تقریر کرتے ہیں تو چیف منسٹر ایک نہیں تین تین مرتبہ کمیونسٹ پارٹی کو گالیاں دیتے ہیں ۔ افسوس جب کہ ہمارے کامریڈ تلنگانہ کے جنگلوں میں جد و جہد کر رہے تھے انکو ختم کرنے کیلئے "گویا ، لوگوں کو جو ان کا ساتھ دے رہے تھے وہاں سے ہٹا کر دوسری جگہ بسایا گیا ۔ اوس زمانے میں جو بنیادی مقصد تھا وہ یہ تھا کہ وہاں کے کمیونسٹ موومنٹ کو ختم کیا جائے ۔ دوسری طرف آپ یہ بتانا چاہتے تھے کہ ہمکو "گویا ، لوگوں سے ہمدردی ہے ۔ یہ ہم بھی جانتے ہیں ۔ لیکن چیف منسٹر اور دوسرے ایم ایل ایز " ٹوکال اسپیڈ اے اسپیڈ "، (To Call Spade a Spade) نہیں چاہتے۔چیف منسٹر نے ہمارےایک ایم ایل اے کے بارے میں کہا تھا کہ وہ صاحب کیا ہیں میں جانتا ہوں ۔ تو میں بھی یہ کہونگا کہ کانگریسی لیڈر کیا تھے ، ٹریرری بنچ میں کون کون کیا تھے رضاکار دور میں کیا کرتے تھے ، الکسن کے زمانے میں کیا کیا گئے یہ سب میں بھی جانتا ہوں

ایسی ہٹ دھرمی سے حیدرآباد کو بیوبلس حیدر آباد نہیں بنایا جاسکتا ۔ اسطرح چیف منسٹر یا ٹریرری بنچس حیدر آباد کو جمہوریت کے راستے پر نہیں چلاسکتے ۔جمہوریت میں کوئی دھوکہ نہیں ہے ۔ لاکھوں کروڑوں ہمارے ساتھ ہیں اور رھینگے ۔ یہ چیز میں حکومت پر واضح کردینا چاہتا ہوں ۔ آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ پولس یا جیل سے ہم کو دباسکینگے تو ایسا نہیں ہوسکتا ۔ اسلئے میں اپیل کرونگا کہ جمہوریت کے راستہ کو لیکر ہمیں آگے بڑھنا چاہئے ۔ چیف منسٹر صاحب نے ٹیننسی بل کے سلسلہ میں کہا تھا کہ ہم اسکو اس سشن میں پیش کرینگے ڈسکس کرینگے اور ایک دوسرے ایم۔ ایل اے (جگتیال) نے جب میں کر بگڑ گیا تھا تو کہا تھا کہ ۱۲ ۔ تاریخ کو حیدر آباد اسمبلی کے سامنے ایک ایسا بل آنے والا ہے جو انقلابی ہوگا اور اپوزیشن بھی محسوس نہ کرسکیگی کہ ایسا کوئی بل آنے والا ہے ۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہے وہ آپکا بل جو آپ لانے والے تھے؟ لیکن آپ تو چاہتے ہیں کہ اسکو توڑ موڑ کر پیش کریں ۔ اور جلدی سے اسکو ایک سلکٹ کمیٹی کے تفویض کریں میں کہونگا اگر واقعی حکومت کوئی ایسا بل لانا چاہتی ہے تو کنکریٹلی (Concretely) لائے اس سشن میں اسکو پرائرٹی (Priority) دینا چاہئے ۔ یہ بھی سنا گیا تھا کہ ٹیننسی ایکٹ سے متعلق کمیٹی میں کانگریس پی۔ ڈی ایف اور سوشلسٹس کو بلانا چاہتی تھی لیکن اس بارے میں کیوں فیصلہ نہیں کیا گیا ؟ . . . . .

Mr. Speaker : No reference to party Meetings.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ اپوزیشن کے ایم۔ ایل ایز کو کمیٹیوں میں نہیں بلایا جاتا ۔ . . . . . . خیر یہ سوال میں اسوقت اٹھانا نہیں چاہتا ۔ وقت آئیگا تو جو پارلیمنٹری طریقہ ہوگا اسکے مطابق ہم آگے بڑھینگے ۔ ٹیننسی ایکٹ کے سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بل جلد سے جلد یہاں آنا چاہئے تاکہ ہم

معلوم ہوجائے کہ حکومت نے کیا انقلابی قدم اٹھایا ہے ۔ جگسال اور کریم نگر میں بڑے پیمانے پر ایوکسنس (Evictions) ہورہے ہیں ۔ میرے پاس کئی ٹیلیگرام آئے ہیں لیکن چیف منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایوکسن نہیں ہوا ۔ کل ہی میں نے ہوم منسٹر صاحب کے سامنے ایک کیس پیش کیا ہے ۔ تحصیلدار چاہتا ہے کہ زمین کا قبضہ دیا جائے لیکن وہاں کا سب انسپکٹر جو اپنے آپ کو ایک بہت بڑا آدمی سمجھتا ہے اسکی اتنی ہمت بڑھی ہوئی ہے کہ وہ تحصیلدار کی چلنے نہیں دیتا ۔ اور وہ کوئی مدد نہیں کرتا ۔ اس سلسلہ میں کیوں ہر تعلقہ میں کوئی کمیٹی نہیں بٹھائی جاتی تاکہ اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی راستہ نکالا جاسکے ۔ میں یہ چیزیں اسلئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ بعض نکتہ چینی کروں ۔ آخر ہمیں ان روزمرہ کے سوالوں کو حل کرنا ہے ان باتوں پر سوچنا چاہئے ۔ ان مسائل کو حل کرنا ہمارا فریضہ ہے ۔ ہمارے کئی کامریڈس پر حملے کئے گئے ۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں ۔ ان باتوں کی اصلاح ہونی چاہئے ۔

اکسائز کے سلسلہ میں آپ ہر ٹیاپر (Tapper) کو درخت دینا چاہتے ہیں ہم اس خیال کا ساتھ دینگے ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ کیوں سمجھا جارہا ہے کہ کانگریس جو کچھ کرنا چاہتی ہے ہم اسکا ساتھ نہیں دینگے ۔ جو اچھی چیزیں ہیں ہم ان میں برابر ساتھ دینگے ۔ لیکن یہ کہنا کہ صرف اپوزیشن کی خاطر اپوزیشن کیا جارہا ہے بالکل غلط ہے ۔

جیل اور کنوکٹ سٹلمنٹ (Convict Settlement) کے سلسلہ میں میں یہ کہونگا کہ ہوم منسٹر خود جیل میں رہ چکے ہیں اور ٹریژری بنچس کے بہت سے ارکان جیل میں رہ چکے ہیں ۔ میں اسپیکر صاحب کے متعلق نہیں کہتا ۔ ممکن ہے انکو بھی اسکا علم ہو ۔ پچھلے دو سال سے ہمکو اسکا تجربہ ہورہا ہے کہ وہاں سندھیوں کی وجہ سے بہت سی خرابیاں ہورہی ہیں ۔ ظالمانہ طریقے اختیار کئے جارہے ہیں وہ لوگ وہاں بیٹھکر اپنے کلیگس (Colleagues) کو بھر رہے ہیں اور طرح طرح سے قیدیوں کو ستایا جارہا ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ جیل مینول (Jail Manual) کو نہیں بدلا جاتا؟ میں وہ وقت یاد دلانا چاہتا ہوں جب کہ تھاس منسٹر نے وعدہ کیا تھا کہ پرسنلی (Personally) جاکر وہ جیل کے حالات کو دیکھینگے اور تبدیلی کرینگے لیکن ایسی کوئی تبدیلی اب تک نہیں ہوئی ۔ میں ان سے کہونگا کہ اپنے وعدے کے مطابق آپ نے کوئی تبدیلی نہیں کی ہے ایسی صورت میں آپکے وعدوں پر کیسے بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

ایجوکیشن کے سلسلہ میں ہمارے منسٹر فار ایجوکیشن نے یہ فرمایا اور انکے یہ خیالات رہے کہ اپوزیشن کے ممبرس اور یم ۔ ایل ۔ ایز ان سے [illegible] اور میرے کلیگس (Colleagues) بہت خوش ہیں کہ انہوں نے ایسا کرنایا [illegible] اور میری پارٹی کے لوگ آپ سے آکر ملینگے کہ آپ بھی ٹھیک جائیں [illegible] مرتبہ آئینگے ۔

श्री फुलचंदगांधी –नीयत सताने की नही होनी चाहिये।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میرا مطلب ہے کہ عوام آپ کے پاس کئی بار آئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی بھلائی ٹھیکے میں نہیں ہے۔ لیڈر ۔ سٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم عوام کے خلاف ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ عوام کے معنی رضاکار اور سرمایہ کے دور میں کچھ اور لئے جاتے تھے ۔ لیکن آپ کے پاس حکومت کا ساتھ دینے والوں کو ہی عوام کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ کے اور میرے پاس عوام کا ڈفینیشن (Definition) ایک نہیں ہے۔ اور اگر میں یہ کہوں کہ عوام میری پارٹی میں ہیں اور آپ کی پارٹی میں نہیں ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ عوام میں الگ الگ جماعتیں ہیں ۔ الگ الگ طبقے ہیں اور انکے الگ الگ انٹرسٹس (Interests) ہیں ۔ آج ہم جمہوریت کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس میں عوام کی بہتری کے لئے کام کیا جاتا ہے ۔

پیام کے ڈونیشن (Donation) کو انٹی نیشنل پالیسی (Anti-national policy) کا نام لیکر بند کردیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس پیپر میں صرف پی ڈی ایف یا ڈاکٹر جئے سوریا کے بیانات شائع ہوتے ہیں۔ میرا یہ دعوی ہے کہ پیام کے بارے میں کمیونل پالیسی کاالزام نہیں لگایا جا سکتا ......

Shri V. B. Raju · Communal papers are not people's papers.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - ایسی پالیسی تو صرف کہی جاتی ہے -

Shri V. B. Raju : That is what the hon. Opposition Leader is saying ?

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اگر کوئی پیپر حقیقی معنوں میں سیاسی ہو سکتا ہے تو صرف پیام ہے۔ اس کے پیچھے ۱۰ سال کی ہسٹری ہے۔ ان حالات میں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ حکومت کے نقطہ نظر سے صرف وہی لوگ عوام ہیں جو کانگریس پارٹی کے پیچھے ہیں اور جو لوگ پی ڈی یف اور سوسلسٹ پارٹی کے پیچھے ہیں وہ عوام نہیں ہیں اگر کسی نیوز ایجنسی کے متعلق یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ اسے سبسیڈائز (Subsidize) کرنا چاہئیے تو کیجئیے ۔ لیکن کسی پیپر میں پی ڈی یف کی نسبت بہت لکھا جاتا ہے اس لئے اس کو بند کردینا چاہئیے ٹھیک نہیں معلوم ہوتا ۔ آپ اس سشن کے دوران میں کیسی رپورٹنگ کر رہے ہیں مجھے معلوم ہے۔ اگر وہ پر وکانگریس رپورٹنگ ہے تو اسکے بارے میں مجھے کہنا ہے۔ کیونکہ اخبارات میں جس ممبر نے سوال پوچھا یا کٹ موشن پیش کیا ہے اس کا نام نہیں ہوتا ۔ البتہ کانگریس منسٹر کا نام نمایاں طور پر دیا جاتا ہے اور آنریبل منسٹر کا پورا جواب موجود ہوتا ہے ۔ چنانچہ بجٹ کے متعلق بھی ایک انا نیمس لیٹر (Anonymous letter) اخبار میں آیا ہے جسمیں فینانس منسٹر کی تعریف کی گئی ۔ تو اس کے معنی سبسیڈائز کے تھوڑے ہی

لئے جائیں گے ؟ میں ادباً عرض کرونگا کہ ہم جو ۱۷۵ ممبرس هاؤز میں بیٹھے ہیں تو اس کا مقصد بڑی بڑی تقریریں کرنا یا هاؤز کو ڈبیٹنگ سوسائٹی بنانا نہیں ہے - ہم اپنا قیمتی وقت صرف کرکے اس لئے یہاں بیٹھے ہیں کہ ہم ملک اور خاصکر مزدوروں اور کسانوں کی بھلائی کے لئے نئے نئے کام کر سکیں لیکن یہ محسوس نہیں کیا جاتا - کٹ موشن کس نے لایا اس آنریبل ممبر کا نام اخبار میں نہیں آتا - بلکہ منسٹر صاحب کا ریپلائی (Reply) آتا ہے - کیا اہنسا اور ٹرتھ (Truth) کے علمبردار یہی ہیں ؟ کیا یہی ایک فیاکچول رپورٹ (Factual Report) ہے . .

شری بی رام کشن راو - کیا آنریبل ممبر اپرو پریشن بل کی پالیسی پر تقریر کررہے ہیں یا اخبارات کی پالیسی پر ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اپرو پریشن بل کے بارے میں بحث کرنے کے لئے یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے-

شری بی رام کشن راو - یہ بحث تو گورنمنٹ سے نہیں بلکہ اخبار والوں سے متعلق ہے-

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں ادباً یہ عرض کرونگا کہ اگر کسی اخبار یا نیوز ایجنسی کو سبسڈائز کرنا ہوتو کیجئے - جسطرح ملک کے الگ الگ حصے اور کاروبار ہوتے ہیں اسطرح اخبار اور نیوز ایجنسی میں بھی فرق ہوتا ہے - لہذا سبسیڈی فیکچول رپورٹنگ - امپارشل رپورٹنگ اور ڈیمو کراٹک رپورٹنگ (Factual, impartial and Democratic Reporting) کے لئے ہونی چاہئے نہ کہ حکومت کی پبلسٹی کے لئے - میں اس بارے میں ایک رزولیشن حکومت کی اس پالیسی سے متعلق آنریبل اسپیکر صاحب کے پاس پیش کرنے والا ہوں تاکہ ایک کمیٹی بنائی جائے -

ایجوکیشن کے سلسلہ میں میں یہ عرض کررہا تھا ......

Mr. Speaker · Has the hon. Member not discussed that question before? He must try to be brief.

Shri V. D. Deshpande: Yes, thank you.

حیدرآباد میں چار بڑی زبانیں ہیں - اور اسمیں سے ایک بڑی زبان اردو بھی ہے - لیکن اسکے متعلق آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن نے کہا کہ -

"It is not even a minor language."

श्री. फूलचंदगांधी: सवाल रीजनल लेंग्वेजेस का था।

شری وی- ڈی- دیشپانڈے- یہ غلط ہے- ہمیں جو ورثہ ملا ہے اسمیں ایک اردو زبان بھی ہے اسلئے ہمیں اسکو بچانا پڑیگا- میں سمجھتا ہوں کہ [illegible] ہم دوسرے ریجنل

لیگویجس کا انتظام کرتے ہیں تو اردو کی حد تک بھی ہمیں تبدیلی نہیں کرنی چاہئے اور اسکا بھی انتظام کرنا چاہئے ....

श्री फुलचद गाधी – रीजनल लँग्वेज होनेसे इन्कार किया गया था।

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے ۔ لیکن اردو زبان میں ٹریننگ دینے کے حسے کالج تھے انکو بند کردیا جارہا ہے ۔

श्री फुलचंद गाधी – मुझे अिसका पूरा जवाब देना पडेगा क्योंकि आपने अुस वक्त यह नही फरमाया था। मैं इतमिनान दिलाना चाहता हू कि आप जिस पॉलिसीपर क्रिटिसाइझ कर रहे हैं वो गलत है। अिस जवाबको सुनकर आप भी खुष होंगे।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بہت بڑی رقم (۳۱ لاکھ (۳۱ ہزار نہیں) گرو مور فوڈ کے سلسلہ میں اسٹاف پرخرچ کی جارہی ہے ۔ اسکا جواب یہ دیا گیا کہ پہلے ہمارے پاس آفیسرس کم تھے اور اب زیادہ ہوگئے ہیں ۔ میں کہونگا کہ اگر آفیسرس پر اتنی زیادہ رقم خرچ کیجائے تو یہ اسکیم گرو مور فوڈ نہیں بلکہ ''گرو مور آفیسرس اسکیم'' کہی جاسکتی ہے ۔ اسلئے منسٹر کنسرنڈ اس بارے میں توجہ دیں۔

چارج انڈر کنسالیڈیٹڈ فنڈ (Charge under Consolidated Fund) کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ایک آنریبل منسٹر نے کہا کہ ہم کتنا کمپنسیشن (Compensation) دینا چاہتے انہوں نے کتنا کمپنسیشن کہا مجھے یاد نہیں ہے ۔ لیکن میرا کانکریٹ پروپوزل (Concrete proposal) یہ ہے کہ معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں اور جو کمپنسیشن دیا گیا ہے وہ ریوینیو اسسمنٹ (Revenue assessment) کی بیسس پر دیا گیا ہے اور اگر اسوقت کسی زمین کا ریوینیو ایک لاکھ تھا تو اب ۲۰ ہزار ہوجاتا ہے ۔ لیکن جس زمانے میں جاگیرات کا اڈمنسٹریشن ہاتھ میں لیا گیا اسکے بیسس پر کمپنسیشن دیا جارہا ہے ۔ اسلئے یہ فیوڈل ہے اور جو کمیوٹیشن (Commutation) دیا جارہا ہے وہ آن ڈیموکراٹک ہے ۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسکو ۵۰ پرسنٹ تک کم کیا جاسکتا ہے اور اس سے ہمارے پاس بہت کچھ بچت ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ یہ فنڈ ایک عرصہ تک ہمارے بجٹ میں قائم رہیگا ۔ لہذا میں یہ اپیل کرونگا کہ ہاؤز کے رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے ''کمپنسیشن کا بیسہ'' کم سے کم کمپنسیشن اماونٹ میں کمی کرے تاکہ آئندہ چلکر ہر سال کمپنسیشن کے تحت جو ۲-۳ کروڑ کا بوجھ عوام کے سر پر ہے وہ نکل جائے کیونکہ عوامی حکومت اس کمپنسیشن کو برداشت نہیں کرسکتی ۔ میں اس بارے میں تفصیل سے تو عرض نہیں کرتا لیکن یہ کہونگا کہ نظام صاحب کو جو ۵۰ لاکھ روپیہ دئے جاتے ہیں اسمیں کمی کیجاسکتی ہے ، دس گنا کمی کیجاسکتی ہے بلکہ اس کمیوٹیشن کو بھی بند کردیا جاسکتا ہے ۔ یہ میں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں ۔

کرپشن (Corruption) کے سلسلہ میں ہمارے منسٹرس کامپلیسنٹ (Complacent) ہیں جیسا کہ ہمارے ایک آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ "باقی ڈپارٹمنٹس کے مقابلہ میں کم ہے"۔ کیا یہ کوئی سیریس آرگومنٹ (Serious argument) ہوسکتا ہے؟ شاید میرے آرگومنٹ کی کپاسٹی کم ہوگی۔ لیکن عملاً جو کچھ ہو رہا ہے ہمیں اسے دیکھنا چاہئے۔ کیا ۳۱ کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ اسطرح گول مول باتوں میں ختم تو نہیں ہو رہا ہے؟

ایک آنریبل ممبر نے یہ کہا کہ انسپکٹر آف فارسٹس تو مفت کام کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ یہی نہیں بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ یہ لوگ تو کچھ ڈونیشن (Donation) دیکر بھی کام کرنا چاہینگے۔ آپ کے ڈپارٹمنٹس میں اسقدر کرپشن (Corruption) ہے اور آپ اسی کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کہینگے پریکٹیکلی (Practically) ایسا بھی ممکن ہے وہ بھی پریکٹیکل (Practical) ہیں اور کانگریس بھی پریکٹیکل ہے۔ یہ کہدیا جاتا ہے کہ عوام ہی رشوت دیکر اڈمنسٹریشن کو خراب کرتے ہیں۔ لیکن آپ ایسے حالات کیوں پیدا کرتے ہیں کہ عوام کو رشوت دینے کی نوبت آئے۔ آنریبل منسٹر فار اکسائیز نے کہا ہے کہ انہوں نے ایسی اسکیم بنائی ہے جس سے انکے محکمہ میں کرپشن کی نوبت نہ آئےگی۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے عوام بھی کوئی ایسا موقع نہ دینگے۔ محض یہ کہدینا کہ اسکی ذمہ داری عوام پر ہی ہے درست نہیں ہے۔ ہمارا جو مشن چین گیا تھا اس نے بتایا ہے کہ وہاں ایک اینٹی کرپشن اسکیم (Anti-corruption Scheme) چلائی گئی اور اب حالت یہ ہے کہ ہوٹل میں کام کرنے والا بھی ٹپ (Tip) لینے کیلئے تیار نہیں۔ اسی طرح ایک اینٹی کرپشن اسکیم یہاں چلانے کی ضرورت ہے اس کے لئے عوامی اداروں کا تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ . . . .

Mr. Speaker : These arguments are being repeated several times.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ (Yes, thank you) اس طرح اس سوال کو حل کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ٹریژری بنچز کے سامنے اپنے خیالات رکھے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اپوزیشن بنچز کو اس بات کی تسلی دلائی جائےگی کہ ٹریژری بنچز کی طرف سے اس جانب سوچ سمجھکر اقدام کیا جائےگا اور کوئی شارٹ کٹ یا آٹوکریٹک اسٹپ (Autocratic step) نہیں اٹھایا جائےگا اور کوآپریشن کا مسئلہ صرف اسمبلی میں الفاظ کی حد تک نہ رہیگا۔ یہ چیزیں ہمارے سامنے آجائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے میں انہیں پیش نظر رکھا جائیگا۔ میں آخر میں چیف منسٹر سے اپیل کرونگا کہ وہ میرے خیالات کو بنیادی طور پر سامنے رکھیں۔ جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ انہیں سامنے رکھا جائے۔ جب جمہوریت کا قدم اٹھایا جا رہا ہے تو ایسے حالات پیدا کرنا چاہئے جس سے جمہوری

رٹیاں جنہیں عوام چاہتے ہیں آگے بڑھ سکیں اور هاؤس میں جو هم اتنا وقت ضائع
رتے هیں اس کا صحیح سچ کوئی پھل مل سکے ۔

ایک اور چیز جو میں آنریبل اسپیکر اور ٹریژری بنچز کی توجہ میں لانا چاہتا هوں
یہ ہے کہ آئندہ بحث پر غور کیلئے اتنا کم وقت نہ دیا جائے جیسا کہ اس مرتبہ دیا
گیا ہے یعنی بحث کی منظوری کے لئے صرف دس بارہ روز کی هی مہلت نہ ملے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker · 20 days were given

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ۲ دن بھی ڈسکسن کےلئے ناکافی هیں ۔ یم ایل
ایز اور آرگنائزیشنس کے سلسلے میں جو کنسٹرکٹیو سجیشنس (Constructive
suggestions) هاؤس کے سامنے رکھنا چاہتے هیں انہیں کافی موقع ملنا چاهئے
یہ ظاهر ہے کہ پارلیمنٹ اور دیگر ریاستوں میں بھی بحث سشن سب سے اهم سشن هوتا ہے۔
اسے ملحوظ رکھتے هوئے کافی موقع بحث کے لئے دیا جانا چاهئے ۔ اور عین وقت پر
یہ نہ کہا جائے کہ همیں اب ختم کرنا ہے جب ختم کرنا ہے ۔

یہ باتیں میں هاؤز کے سامنے رکھتے هوئے اپنی تقریر ختم کرتا هوں ۔

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ) اپروپریشن بل (Appropriation Bill)
سے متعلق میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے معزز دوست وهی کنونشن (Convention)
اختیار کرینگے جو اور جگہ اختیار کیا جاتا ہے ۔ وہ یہ کہ اس پر کوئی بحث نہ کیجائیگی
کیونکہ اپروپریشن بل پر بحث کرتے هوئے کوئی نئی چیز تو نہیں لائی جاسکتی ۔ ان هی
چیزوں کو دهرانا پڑیگا جن کے بارے میں بہت زور کیساتھ اس سے پہلے کہا گیا ہے ۔ بجز
اسکے کہ کوئی نیا آرگومنٹ (Argument) آئے میں نہیں سمجھتا کہ
آنریبل لیڈر آف دی پی ڈی یف پارٹی نے کوئی نئی چیز کہی ہے ۔ وهی باتیں کہی گئی هیں
جو پہلے کہی جاچکی تھیں ۔ البتہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور درمیان میں جو
جوابات دئے گئے هیں انکے بارے میں اس لہجہ سے بڑھ چڑھ کر زیادہ آواز بلند کر کے
کچھ کہنے کی کوشش کی گئی ہے اس سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ۔ لیکن میں معزز دوست
کو اطمینان دلانا چاهتا هوں کہ اگر اس سے پہلے میں نے دو تین بار آواز اونچی کر کے
انکے اعتراضات کا جواب دیا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں کسی طرح سے ڈکٹیٹوریل
(Dictatorial) رویہ اختیار کرنا چاهتا هوں یا کرسکتا هوں ۔ اس لئے
کہ میں اس قابل بھی نہیں هوں ۔ بہر حال " جمہوریت " کے لفظ کو دس بارہ مرتبہ
دهرایا گیا ۔ اور اسی کی بنیاد پر تقریر کی عمارت کھڑی کی گئی ۔ میں اسکا جواب دینا نہیں
چاهتا ۔ میرے دوست نے ایک مرے کا جملہ یہ کہا کہ " آپ کی اور هماری ڈکشنری
میں فرق ہے " ۔ یہ بالکل سچ ہے ۔ یہ حقیقت ہے سچائی سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ اس لئے کہ
آپ جمہوریت کی جو تعریف کرتے هیں وہ هماری نہیں ۔ آپ جس کو پبلک ڈیمو کریسی
(Public democracy) یا عوامی جمہوریت سمجھتے هیں همارے پاس اس کی

دوسری ڈیفنیشن (Definition) ہے - اسلئے یہ حقیقت ہے - مجارٹی ووٹس (Majority votes) سے الکٹ (Elect) ہوکر آج ٹرژری بنچز پر بیٹھے کے باوجود بھی آپ ہم کو جمہوری تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں - جب تک آپ کی ڈیفنیشن (Definition) میں تبدیلی نہ ہو اس وقت تک آپ یہ تسلیم نہیں کرینگے کہ یہاں عوامی جمہوریت ہے چاہے ہم لاکھ کوشش کریں اور چاہے اسا سرکاٹ کر بھی رکھدیں تب بھی آپ سر کو سر نہیں سمجھینگے - اسلئے کہ آپ کی اور ہماری ڈکشنری میں فرق ہے - آپ کے معنوں میں جمہوریت قائم کرنا ناممکن ہے ہم اپنے معنوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کرینگے -

لوکل سلف گورنمنٹ کے نامینیس کے بارے میں بہت سی باتیں کہی گئیں - اسکے بارے میں میں نے سیدھے سادھے طریقہ پر اطمینان دلایا تھا تاکہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو - قانون کے تحت گورنمنٹ کو نامینیشن (Nomination) کا حق ہے - آپ گورنمنٹ کے اس حق کو اڑا دینا چاہتے ہیں - قانون کی روسے نامینشن کا جو سوال ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ (Unrepresented groups) اور (Unrepresented sections of public) کو موقع دیا جائے - اور یہ حق اسی طرح سے استعمال کیا جائیگا - اس سے بڑھکر کوئی چیز نہیں - حکومت کی یہی پالیسی رہیگی اور کسی مسٹر پارٹی کو مجارٹی میں تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی جائیگی - اسکا کیٹیگوریکل ایسورنس (Categorical assurance) دیا گیا - ہمارے تصور کے لحاظ سے اور جمہوریت کے تصور کے لحاظ سے یہی جواب بالکل تشفی بخش ہے ، کافی ہے اور بالکل فیر (Fair) ہے - اس سے بڑھکر کسی دوسرے طریقے سے اطمینان دینے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا - میرے متعلق ، بی رام کشن راؤ کی حیثیت سے نہیں بلکہ چیف منسٹر کی حیثیت سے ذکر کیا گیا - اور زیادہ شکایت میرے دوست کو یہ تھی کہ کوآپریشن (Co-operation) کا ہاتھ انہوں نے آگے بڑھایا ہے لیکن گورنمنٹ نے ان سے مصافحہ کر کے ہاتھ میں ہاتھ ملاکر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کی - مجھے افسوس ہے کہ ہم میں یہ صلاحیت نہ تھی کہ ہم دوسروں کی تشفی کرسکتے یا یہ کہ اپوزیشن پارٹی میں یہ صلاحیت نہیں کہ ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی اچھا کام ہو تو اسکو اپریشیٹ (Appreciate) کرے - دونوں میں سے کوئی بات ہونی چاہئے - ہوسکتا ہے کہ دونوں میں کمزوری ہو - لیکن میں یہ بتلادینا چاہتا ہوں کہ آپ کا ہاتھ کوآپریشن کے لئے جتنا آگے بڑھا تھا ہم نے سوچ سمجھکر دیدہ و دانستہ اس سے ایک قدم ، ایک فٹ آگے بڑھایا - میں اسکو ثابت کرسکتا ہوں - ہمیں پاپولر گورنمنٹ بنائے ہوئے تین ماہ سے زاید لیکن چار ماہ سے کم عرصہ ہوتا ہے - اس عرصہ میں ہمارا ہاتھ کوآپریشن کیلئے جس قدر آگے بڑھا اگر اسی تناسب سے اپوزیشن پارٹی کی طرف سے کوآپریشن ہوتا تو آج ہم چھ یعنی - یس - آر - پی بٹالینس ختم کرنے کا وعدہ کرسکتے - لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایسی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی - جسکو وہ کوآپریشن کا ہاتھ بتاتے ہیں ایک طرف تو وہ کوآپریشن کا ہاتھ تھا اور دوسری طرف سے

The Member indicated his mind by brandishing his hand against the neck

ایک ھاتھ یہ ھے اور دوسرا ھاتھ وہ ! ایک طرف نتیجہ ھے اور دوسری طرف مصافحہ ! ھاتھ ملانا ھو تو نتیجہ کی طرف دیکھکر ھاتھ ملانا پڑتا ھے - میں بالکل سیدھے سادھے طریقے پر کہہ رھا ھوں - میرے دل میں کوئی میل نہیں - میں بالکل صاف طور پر اپنے دوستوں سے کہنا چاھتا ھوں کہ اپنے دل کے میل کو نکال کر پھینکدیں اور بھروسہ کرکے سچ مچ آگے بڑھیں تو ہم ایک ھاتھ نہیں دونوں ھاتھ ملائینگے - آپ اور ھم دونوں ملکر مسائل پر سوچ بچار کرکے حل کرینگے - ھوسکتا ھے کہ حل کرتے وقت کوئی راستہ غلط معلوم ھو اور ٹوکا جائے کہ یہ غلط راستہ ھے - اس نقطہ نظر سے کوئی حل نکالا جائے تو کوئی راستہ نکل سکتا ھے - میں اس موقع پر فارورڈ موومنٹ (For the moment) سمجھ ھوسکتا ھوں - جب تک یہ عوامی حکومت رھے گی ایسا ھو سکتا ھے -

ٹننسی ریفارمس (Tenancy Reforms) کے بارے میں جو کچھ کہا گیا اسکے جواب میں کچھ کہنا ضروری سمجھتا ھوں - کہا گیا کہ یہ ھتھکنڈے ھیں اور وعدے کیلئے ایسا کیا جا رھا ھے - ھتھکنڈے کی اس میں کوئی بات نہیں - ھمارے پاس بل کا ڈرافٹ تیار ھے اور وہ پارٹی میٹنگ سے پاس ھورھا ھے - . .

Mr. Speaker : No reference to party meetings.

شری بی رام کشن راو - عوام میں اس سے غلط فہمی کا امکان ھے اس لئے میں اسکا ذکر کردینا مناسب سمجھتا ھوں - ھمارے پاس اس کا بل تیار ھے - اسکے لیجسلیچر میں آنے سے پہلے کافی اسٹیجس ھیں - اگر ٹریژری بنچز پر ھمارے دوست ھوتے تو انہیں بھی یہ بل اپنی پارٹی میں غور کرکے لانا پڑتا - اسکے علاوہ لینڈ ریفارمس کا مسئلہ اسٹیٹ لسٹ (State list) میں ھونے کے باوجود اسٹیٹس منسٹری (States Ministry) کو ریفر (Refer) کرنا پڑتا ھے - کم سے کم اسکے متعلق انفارمل او - کے - (Informal O. K.) لینا پڑتا ھے - اس کےلئے قواعد ھیں - یہ تمام چیزیں کی جارھی ھیں - میں کہونگا کہ ھم خود اس کےلئے بیتاب ھیں کہ کم از کم اس سشن کے ختم ھونے سے پہلے اس بل کا انٹروڈکشن ھو جائے تا کہ دوسرے سشن میں اسکو پیش کیا جاسکے - اوس وقت ایک پبلک اوپینین بھی معلوم ھو جائےگی - اور سلکٹ کمیٹی بھی اسکے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرسکیگی - اس طرح اوس سشن میں سب سے پہلے ایک اھم بل آسکیگا - ھم تو یہ چیزیں نیک نیتی سے کررھے ھیں لیکن کہا جا رھا ھے کہ یہ دھوکہ بازی ھے تو اس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ھے - یہ مثال دیگئی ھے کہ ایسی ھی چیزیں رضاکاروں کی حکومت میں بھی کی جاتی تھیں تو میں یہ سمجھتا ھوں کہ یہ گالیاں ھیں اور میں گالیوں کا جواب گالیوں سے دینا نہیں چاھتا - ایوکشنس (Evictions) کے بارے میں اپنے دوستوں کو یقین دلانا چاھتا ھوں کہ اس

ہاؤس میں مختلف گوشوں سے جو باتیں سنیں اونکے متعلق میں نے دریافت کیا ہے جو نئے ریمارکس آنے والے ہیں ہمارے کچھ لوگوں کو شروع سے آخر تک اسکے دفعات معلوم ہوچکے ہیں اور باہر کے بھی چند لوگوں کو اسکے دفعات کا علم ہوچکا ہے ۔ لینڈ لارڈس ضرور اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ آنے والے لیجسلیشن میں اسکو فورسٹال (Forestall) کیاجائے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ کچھ لوگ رعیت کو حقیقی شخص کے قبضہ میں جانے سے روک رہے ہیں لیکن میں اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو ایوکشنس (Evictions) ہو رہے ہیں اونکو بڑی تعداد میں نہیں کہا جاسکتا لیکن میں یہ کہہ کر ایسی شکایتوں کی اہمیت کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ جو شکایتیں آتی ہیں ان کو رفع کرنے کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔ میں آپ کی شکایت کو غلط نہیں کہہ سکتا ۔ وہ صحیح ہوگی ۔ مگر جو ایوکشن ہو رہا ہے وہ ٹیننسی ایکٹ کے تحت نہیں ہو رہا ہے ۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دفعہ (۴۴) کے تحت کوئی لینڈ لارڈ کسی تحصیلدار کے پاس درخواست پیش کرکے کسی کو ایوکٹ نہیں کر رہا ہے میں اس کا صد فی صد یقین دلانا چاہتا ہوں ۔ میں نے اسبارے میں اسٹرکٹ آرڈرس دئے ہیں کہ سکشن ۴۴ کے تحت کسی لینڈ لارڈ کی درخواست پر ایوکشن کا حکم نہ دیا جائے ۔ ایسے مقدمات میں تحصیلدار یا ڈپٹی کلکٹر کی جانب سے ایوکشن کا حکم نہیں دیا جا رہا ہے ۔ جو ایوکشن ہو رہا ہے وہ زبردستی ہورہا ہے کیونکہ لینڈ لارڈس مالدار اور زیادہ اثر والے ہوتے ہیں ۔ کسان والے بیچارے کمزور ہوتے ہیں ان کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ اپنے حقوق کی کسطرح حفاظت کرسکتے ہیں ۔ اس طرح جو ایوکشن ہو رہا ہے وہ ال لیگل (Illegal) طریقہ پر ہورہا ہے ۔ مال کے بعض عہدہ داروں کو یہ غلط فہمی ہو رہی تھی کہ قانون مالگزاری کی دفعہ ۴۷ کو نکال دینے کے بعد انہیں کوئی اختیار باقی نہیں ہے ۔ لیکن سکشن ۹۸ کے تحت ان کو کافی اختیارات رہتے ہیں ۔ میں نے اسکے بارے میں لکھدیا ہے کہ دفعہ ۴۷ کو نکال دینے کے بعد یہ سمجھنا کہ کوئی اختیارات تحصیلداروں کو باقی نہیں رہتے غلط ہے ۔ سکشن ۹۸ کے تحت وہ کارروائی کرسکتے ہیں اور سکشن ۳۲ کے تحت وہ احکام جاری کرسکتے ہیں ۔ پولیس والوں کو بھی یہ غلط فہمی ہوگئی ہے کہ ان کو ایسے معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں ہے اوس زمانہ کے ہوم منسٹر مسٹر سیشادری کے پاس اس سلسلہ میں ایک پبلک ریپریزنٹیشن ہوا تھا اور میں خود بھی اوس میں شریک تھا ۔ ہم ہی نے اسکے متعلق حکم دلوایا تھا کیونکہ اوس زمانہ میں پولیس والوں کی شکایات آتی تھیں کہ وہ لینڈ لارڈس کی تائید کرتے ہیں ۔ لیکن اوسکا ایک غلط انٹرپریٹیشن (Interpretation) یہ لیا جارہا ہے کہ مال اور پولیس کے عہدہ داروں کو دست اندازی کرنے کی ضرورت نہیں میں سمجھتا ہوں یہ ایک غلط انٹرپریٹیشن ہے ۔ چنانچہ کل ہی میں نے آرڈرس جاری کئے ہیں کہ جہاں کہیں کوئی ڈسپیوٹ (Dispute) کا کیس ہو مال کے عہدہ دار ٹیننسی ایکٹ کے سکشن ۹۸ اور ۳۲ کے تحت اسکے متعلق احکام جاری کرسکتے ہیں اور پولیس کا بھی فرض ہوگا کہ جائز قبضہ قائم رکھنے کے لئے مدد دے ۔ اس سلسلہ میں میں

نے حکم جاری کردیا ہے تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے - یہ جو کہا گیا ہے کہ اپوزیشن پارٹی کی جانب سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ غلط ہوتا ہے - ایسا میں نے نہیں کہا - ہاں البتہ میں نے کچھ باتیں صاف صاف اور سختی کے ساتھ اور کبھی کبھی تلخ کلامی کے ساتھ کہی ہیں - لیکن ایسی بات نہیں ہے کہ جو کچھ کنسٹرکٹیو سجیشن (Constructive suggestion) اپوزیشن پارٹی کی طرف سے آئیگا اس پر غور نہیں کیا جائیگا - میں ٹریژری بنچز کی جانب سے اس کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسے کسی کنسٹرکٹیو سجیشن کو نظر انداز نہیں کیا جائیگا - میں نہیں سمجھتا کہ اب اس تقریر کے بعد کچھ اور ڈیٹیلس (Details) بیان کرنے کی ضرورت ہوگی - البتہ میں ہاؤس سے کہونگا کہ بجٹ پر ڈسکشن کے دوران میں جو مباحث ہوئے ہیں اور جو گرما گرم بحثیں ہوئی ہیں ان سے نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی ہوا کیونکہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں بحث کی گرمی بھی کافی مدد دیتی ہے - چنانچہ ہمیں اس سے کافی مدد ملی ہے - میں ہمارے دوست پی - ڈی - ایف کے اپوزیشن لیڈر کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کمی وقت کی جو شکایت کی ہے وہ آئندہ دور کردی جائیگی اگلا بجٹ سیشن اس طرح ۲ دن کا نہیں ہوگا ، بلکہ ۳ - ۳۵ دن کا ہوگا اور اس وقت کمی وقت کی شکایت باقی نہیں رہیگی - میں اپوزیشن ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ وقت کی تنگی کی شکایت کا موقع نہیں دیا جائیگا - آخر میں میں یہ کہونگا کہ آج ۳۰ جون کو عین اور مناسب وقت پر بلکہ عین لمحہ پر ہم بجٹ ختم کر رہے ہیں - آئندہ ہمیں زیادہ وقت ملیگا اور زیادہ اچھی طرح ہم تبادلہ خیال کرسکینگے -

Dr. G S Melkote · Mr. Speaker, Sir, I should frankly admit that it would have taken me by pleasant surprise if this opportunity had not been utilised by the Leader of the P.D.F. Party. Before I took charge of the Finance, I had been in the medical profession and as such I am a practical psychologist. I began to analyse the strategy behind the speech to-day. No new facts were brought in. The Treasury Benches have already made a name in the public for vigorous action. By his speech to-day, the Leader of the P.D.F wanted to snatch away all the credit we have earned. I can see his strategy very clearly ; and that is why I said, it would have taken me by pleasant surprise if he had not spoken on this occasion. But, the different matters that he has referred to most of them if not all have been answered point by point. His vehement speech would be reported in the Press and without a reply from this end ; it would look as if we have conceded his points. I am not prepared to accept this .... (Interruption). But the point is this : The Leader of the P.D.F. has made a speech and the Leader

---

*Confirmation not received.

of the House has replied Culling out a point here and a point there from the Speeches of the Members of this side he has tried to present a bouquet He can be paid in the same coin, but that is not our aim One swallow here and there does not a summer make, but one fact I must mention here and that is this: To-day the Leader of the P D F has been vehemently speaking of democracy as if he and his party have taken a monopoly of it I would have congratulated the party but for the fact that they still lacked faith. When it would be forthcoming, I will congratulate them very warmly I am awaiting that day.

The other point is this During the Speeches, several of the Opposition Members have said that the Congress cannot move in the right direction and that they are held back by tradition, etc., and they have levelled criticism against the Congress They alleged that 'we have become dictators'. If congressmen in spite of their tradition could become dictators, it would have served as a compliment. This only shows to what extent and with what vigour we have been moving for the past three months. I accept that compliment, Sir.

Thank you very much. (*Cheers*).

Mr. Speaker. The question is.

"That L.A. Bill No. XIV of 1952, 'the Hyderabad State Appropriation Bill, 1952' be read a first time."

The Motion was adopted.

Dr. G. S. Melkote: Mr Speaker, Sir, I beg to move "that the Legislative Assembly Bill No XIV of 1952, 'The Hyderabad State Appropriation Bill, 1952' be read a second time at once."

Mr. Speker: The question is:

"That L.A. Bill No. XIV of 1952, 'The Hyderabad State Appropriation Bill, 1952' be read a second time"

The Motion was adopted.

Mr. Speaker: Now, we shall take up the bill clause by clause. But I do not think there is any necessity of taking them clause by clause. Does the House want that I should take clauses, schedule, the enacting formula and the title separately?

Shri V. D. Deshpande: I propose that certain items be taken separately.

Mr Speaker: What particular items ?

Shri V D Deshpande · Itmes Nos 14, 26 and 29

Mr Speaker. The question is ·

" That the Bill to authorise payment and appropriation of certain sums from and out of the Consolidated Fund of the State of Hyderabad for the service of the year ending the 31st day of March, 1953, be read second time."

The Motion was adopted.

Mr Speaker The question is ·

" The cls 2 and 3 stand, part of the Bill "

The Motion was adopted.

Clauses 2 and 3 were added to the Bill.

Mr Speaker The general convention is that the whole schedule will be put to vote and not separately item by item.

Shri V. D. Deshpande Is it a convention ? If it is a convention, we are not conventionists as such.

Mr. Speaker. There is nothing special.

(Pause)

Mr. Speaker: The question is

" That the schedule and cl 1 stand part of the Bill ".

The Motion was adopted

The Schedule and clause 1 were added to the Bill.

Mr. Speaker. The question is ·

" That short title and preamble stand part of the Bill ".

The Motion was adopted.

The short title and preamble were added to the Bill.

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I beg to move

" That L.A. Bill No XIV of 1952, the Hyderabad State Appropriation Bill, 1952, be read a third time at once and passed ".

Mr. Speaker . The question is

" That L.A. Bill.No. XIV of 1952—the Hyderabad State Appropriation Bill, 1952, be read a third time and passed ".

The Motion was adopted.

مسٹر اسپیکر - یہ سشن ۱۱ جون سے پہلے اسلئے نہیں بلایا جاسکا کہ مئی کا مہینہ کافی گرم تھا - ایک چیز مجھے ہاؤس کی توجہ میں لانی ہے وہ یہ کہ آنریبل ممبرس کی اسپیچس میں ریپی ٹشن (Repetition) نہ ہونا چاہئے - بار بار ایک ہی چیز کو اگر نہ دہرایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری کارروائی جلد ختم ہوسکتی ہے - ورنہ اسطرح ہمارے مسائل حل نہیں ہوسکتے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ٹریژری بنچس حل کرنا نہیں چاہتے -

مسٹر اسپیکر - آپ کے کہنے سے وہ حل نہیں کرینگے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - تو مسائل خود انکو حل کردینگے -

The House then adjourned till Two of the Clock on Tuesday the 1st July, 1952.
